منگل | 16-جون 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

منگل 16 جون 1998ء 20 صفر المظفر 1419 ہجری 16 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 127

محبت الٰہی کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جن و انس کو ہم نے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 262)

خدا کی محبت حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ساری دنیا جو اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھری ہوئی ہے اور جو اخلاقی اور روحانی لذتوں اور سرور کی آماجگاہ ہے، اس زندگی کا تعلق، اس لذت کا تعلق اور اللہ تعالیٰ کے اس پیار کا تعلق، اس دنیا کی زندگی کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس اگلی زندگی کے ساتھ حقیقی اور شدید تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جنتیں دو ہیں۔ ایک اس دنیا کی جنت اور ایک اس اخروی دنیا کی جنت۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیار کو پا لیتا ہے اسے اس دنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے۔

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کوئی لذت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو، تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پا لو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے۔ (-) یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

(از خطبہ 4- فروری 1972ء)

OOO

اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 4 جون 1998ء بروز جمعرات درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

○ مکرمہ ناصرہ ندیم صاحبہ۔ محترم محمد یامین ندیم صاحب کی بیگم۔ جس طرح ندیم صاحب سلسلہ کے فدائی ہیں اسی طرح ناصرہ صاحبہ بھی فدائی تھیں۔ ان کی جوڑی اس لحاظ سے جماعت انگلستان میں ایک نمونہ کی جوڑی تھی۔ مسلسل وفا کے ساتھ انہوں نے جماعت سے تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی دین کا عاشق بنایا۔ ایسی ماں پر جس حد تک بھی ممکن ہو بچوں کو فخر کرنا چاہئے اور انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

نماز جنازہ غائب

○ 1- مکرم عبید اللہ علیم صاحب۔ جو 18- مئی کو کراچی میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ آپ 1939ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے اور بعد میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ بطور شاعر تو یہ معروف تھے ہی مگر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ ان کی غیر معمولی قدر اس لئے کرتے تھے کہ یہ احمدیت کے حق میں بڑے غیرت مند اور ایک ننگی تلوار کی طرح رہے ہیں اور اسی طرح اپنے ذاتی معاملات میں بھی یہ ہمیشہ نہایت غیرت مند رہے ہیں۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

2- مکرم نور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سلسلہ کی تاریخ میں اور حضرت مصلح موعود کے ساتھ خصوصی تعلق کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نور بیگم صاحبہ نہایت کم گو اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ ان کے اخلاص کی وجہ سے حضرت صاحب نے خود ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔

3- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب آف لاہور۔ اپنے سب بہن بھائیوں میں فدائیت اور وفا میں بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اسی طرف بلایا۔ ان کے اخلاص اور دیرینہ تعلق کی بناء پر، نہ کہ ان کی اولاد کے کہنے پر، حضرت صاحب نے خود

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

16 احسان 1377 ھش 16 جون 1998ء

ہم محبِ وطن جماعت ہیں

جماعت احمدیہ ایک محب وطن جماعت ہے اور قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان تک ہر مرحلہ پر جماعت احمدیہ نے مادر وطن کی خاطر ایسی شاندار قربانیاں دی ہیں جو تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ہر احمدی ان تفاصیل کو جان کر اللہ رب العزت کے حضور سجدہ تشکر ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ کے افراد کو ان قربانیوں کی توفیق دی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کی کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں چند اہم حوالہ جات بیان فرمائے جن سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ نے قیام پاکستان کے دنوں میں اور پھر اس کے بعد مادر وطن کی جو شاندار خدمات انجام دیں کسی اور مذہبی جماعت میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔

کشمیر کا مسئلہ آج کل دنیا بھر کی توجہ کا مرکز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں کشمیریوں کے لئے کی جانے والی خدمات کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اہل کشمیر کی تائید و حمایت میں پہلی منظم اور مربوط کوشش جماعت احمدیہ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ذریعے کی۔ اس کمیٹی کا صدر علامہ اقبال کی تجویز پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کو بنایا گیا تھا۔

اور قیام پاکستان کے بعد جب کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے ایوانوں میں پہنچا تو پاکستان اور اہل کشمیر کی جو تاریخ ساز خدمت حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا کی اس پر السٹریٹڈ ویکلی کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں :-

"سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے اس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا پردہ چاک ہو گیا...... وہ اس جنگ میں فتح یاب رہے۔ قائد اعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے۔ وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو"۔ (السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان 13- مارچ 1950ء)

اور صرف یہی نہیں بلکہ جب کشمیر کے محاذ پر جنگ چھڑی اور فوج میں رضا کاروں کی بھرتی کی کال دی گئی تو فرقان بٹالین کے تحت لگ بھگ تین ہزار غیر تربیت یافتہ احمدی رضا کار میدان میں آگئے اور 9 جانوں کا نذرانہ دیکر قوم و وطن کی مٹی کی آبرو رکھ لی۔

پاکستان کے عالمی اعزازات تو دیکھئے' اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا واحد پاکستانی صدر ایک مخلص احمدی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان ہیں' پاکستان کا واحد نوبل انعام ایک احمدی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کے ذریعے ملک کو ملتا ہے۔

پاک فوج میں احمدی جوانوں کی قربانیاں دیکھیں تو فوج کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل پر فائز دو افراد شہید یا زخمی ہوئے۔ دونوں احمدی تھے۔ راہ خدا میں جان قربان کرنے والے میجر جنرل افتخار جنجوعہ اور کشمیر کے محاذ پر زخمی ہونے والے جنرل ناصر احمد۔

غرض جس میدان کو کھنگال کر دیکھ لیں۔ جس طرف نظر دوڑا کر دیکھ لیں احمدیوں کی قربانیوں سے تاریخ پاکستان کا ہر صفحہ روشن اور تابندہ ہے اور جب بھی ملک و ملت کی آبرو کو کوئی چیلنج درپیش ہوا احمدیوں کی چھاتیاں ان تیروں کو اپنے اوپر لینے کے لئے سب سے پیش پیش رہیں۔

باغباں کو لہو کی ضرورت پڑی
سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی
پھر بھی ہم سے یہ کہتے ہیں اہلِ چمن
یہ چمن ہے ہمارا' تمہارا نہیں

دلائلِ ہستیٔ باری تعالیٰ

جو مانتا خدا کو نہ ہو اس کو اے عزیز
عقلی دلیلیں ہستیٔ باری کی دے سُنا

اتنا وہ مان لے گا دلائل سے بالضرور
عالم کے کارخانہ کا اک چاہیئے خدا

اگلا قدم یہ ہے کہ ہو ایمان بھی نصیب
اس کے لئے کلامِ خدا کی مدد بُلا

قرآں کی روشنی میں نظر آئے گا اسے
موجود ہے وہ ذات جو ہے سب کا مبتدا

مخلوق۔ بن گئی ہے وہ کہتا ہے خود بخود
بے مثل جو کلام ہے کیونکر وہ خود بنا؟

انسان غیب دانی سے عاری ہے گر تو پھر
صدیوں کے غیب کا اسے کیونکر پتہ لگا؟

تازہ نشان حضرت مہدی کے پیش کر
مومن کو معرفت کی ذرا چاشنی چکھا

سارا جہاں ہو جس کا مخالف وہ کس طرح
غالب ہر ایک جنگ میں ہوتا ہے بَرملا

اب آگے ہے یقین کا درجہ، مرے عزیز
ذاتی مشاہدہ سے خدا کا ملے پتا

یعنی یہ کہہ اُس سے کہ اب آگیا ہے وقت
گر وصل چاہتے ہو تو خود کو کرو فنا

"جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد سلیمان

صحابہ رسول ﷺ کی

پاکیزہ تمنائیں

حضرت مسیح موعود حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی قوت قدسیہ اور بے نظیر انقلاب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

اہل حجاز عورتوں میں مشغول رہتے تھے مگر اے میرے آقا تو نے انہیں فانی فی اللہ بنادیا۔ کتنے ہی تھے جو لبالب خم لنڈھائے جاتے تھے سو تو نے انہیں دین کا متوالا بنادیا تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ میں زندہ کردیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہوسکے؟

(ترجمہ از قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان)

تبدیلی اخلاق کے اس عظیم الشان معجزہ کے مناظر صحابہ کی زندگیوں میں جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ گویا ان کی سوچیں تبدیل ہوگئیں۔ ان کی فکریں بدل گئیں۔ ان کی تمنائیں پاکیزہ ہو گئیں۔ ان کی خواہشات پاک ہوگئیں۔ عشق خدا اور عشق رسولؐ میں سرشار ان قدوسیوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

دائمی رفاقت

حضرت ابو فراسؓ ربیعہ بن کعب الاسلمی جو حضور ﷺ کے خادم تھے اور اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ بعض دفعہ میں حضور ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا۔ میں آپ کی خدمت میں پانی لے کر آتا جس سے آپ وضوء وغیرہ فرماتے۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ (سَلْنِی) مجھ سے مانگ تیری کیا تمنا اور آرزو ہے۔ میں نے عرض کی اسئلک مرافقتک فی الجنة" مجھے اور کچھ نہیں چاہئے بس میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کوئی اور تمنا ہو تو وہ بھی پیش کردو میں نے عرض کی حضور بس میری تو یہی تمنا ہے۔ آپ نے فرمایا فاعنی علی نفسک بکثرة السجود تو پھر میری اس طرح مدد کر کہ بکثرت عبادت کر اور بکثرت سجدے کر۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ باب فضل السجود والحث علیہ)

یاد رہے کہ یہ وہی اصحاب صفہ تھے جن کے پاس خدا اور اس کے رسول کے سوا کچھ نہ تھا۔ بسا اوقات کئی کئی دن فاقوں میں گذرتے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ جب حضور ﷺ نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض فاقوں اور غربت سے نڈھال ہو کر گر پڑتے۔ اور لوگ سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الزھد باب ماجاء فی معیشة اصحاب النبی ﷺ

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی غربت کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے 70 اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس پہننے کو دو چادریں تک نہ تھیں وہ ایک ہی چادر سے اپنا تن ڈھانپتے تھے۔

ایک موقعہ پر جب کسی سائل نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا صرف ایک ہی چادر پہن کر نماز ہو سکتی ہے۔ تو آپؐ نے سائل کے سوال پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔

کیا تم سب کے پاس دو دو چادریں ہیں۔ جب اکثر کے پاس ایک ہی چادر ہے تو پھر یہ سوال ہی بے معنی ہے۔ کیونکہ نماز تو بہرحال پڑھنی ہے خواہ ایک ہی چادر لپیٹ کر پڑھی جائے۔

(بخاری۔ کتاب الصلوۃ۔ باب اذا صلی فی الثوب الواحد)

یہ وہی قوم تھی جو چند ٹکوں کی خاطر اور چند لقموں کی خاطر دوسروں کی گردنیں اڑا دیا کرتی تھی۔ جو دولت کے حصول کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم کئے رکھتی تھی اور ہر قسم کی بدکاریوں اور فسق و فجور میں غرق تھی کہ یک بیک ان کی کیسی کایا پلٹی اور کس طرح ان کے دل عشق خدا اور عشق رسول سے چھلکنے لگے۔ کہ اپنا تن ڈھانپنے کی فکر نہیں۔ اپنا پیٹ بھرنے کا غم نہیں ہاں اگر فکر ہے' اگر غم ہے تو یہ ہے کہ کہیں ان کا ساتھ ان کے محبوب آقا سے نہ چھوٹ جائے اور نہ صرف اس جہان میں بلکہ اگلے جہان میں بھی وہ ہمیشہ اپنے محبوب آقا کے قدموں میں رہیں۔

نیکیوں میں سبقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند غریب صحابہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مالدار مسلمان نیکیوں میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور بلند درجات اور دائمی نعمتوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا۔ وہ کیسے۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور ہم بھی (یہاں تک تو معاملہ برابر ہے) لیکن وہ صدقات بھی دیتے ہیں جو ہم نہیں دے سکتے۔ اور وہ غلاموں کو آزاد کرواتے ہیں جو ہم نہیں کرواسکتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس کے ذریعہ تم ان کو پالو گے جو تم پر سبقت لے گئے ہیں۔ اور بعد میں آنے والے تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور کوئی بھی تم پر فضیلت نہیں لے جاسکے گا۔ سوائے اس کے جو اسی طرح کرے جس طرح تم کرو گے۔ انہوں نے بے ساختہ عرض کی۔ ہاں یا رسولؐ اللہ ضرور ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا

"تم ہر نماز کے بعد 33-33 مرتبہ سبحان اللہ' الحمدللہ' اللہ اکبر پڑھا کرو"

چند دن تو وہ ایسا ہی کرتے رہے پھر وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور اب وہ بھی اسی طرح تسبیحات کرنے لگ پڑے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔

یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ)

پس دیکھیں کہ کس طرح نیکیوں اور دین میں سبقت لے جانے کی تمنا اور آرزوئیں ان کے دلوں میں مچل رہی تھیں اور یہ پاکیزہ تمنائیں صرف غرباء میں ہی نہ تھیں بلکہ مالدار اصحاب بھی نیکیوں میں سبقت لے جانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ گنواتے تھے۔

نوافل کا شوق

پنج وقتہ نماز باجماعت کے علاوہ صحابہ کرام زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنے کا شوق رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ تین صحابی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ اور آپؐ کی عبادات سے متعلق استفسار کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر حضور ﷺ اس قدر عبادت بجالاتے ہیں تو ہمیں تو اس سے بڑھ کر ادا کرنی چاہئے ان میں سے ایک نے کہا میں آئندہ ساری ساری رات عبادت کروں گا اور نہیں سوؤں گا۔ دوسرے نے کہا میں سارا سال روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہیں کروں گا (اور ساری زندگی عبادات میں گذاروں گا) جب حضور ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے انہیں منع فرمایا کہ میں تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہوں۔ میں رات سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور میں نے شادی بھی کی ہے۔

جس نے میری سنت چھوڑ دی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح)

رسی کاٹ دو

یہی حال مسلمان خواتین کا تھا۔ وہ بھی مردوں کے شانہ بشانہ عبادت کے میدان میں سبقت لے جارہی تھیں۔

ایک دن حضور ﷺ نے مسجد نبوی کے دو ستونوں کے درمیان ایک لٹکتی ہوئی رسی دیکھی۔ آپؐ نے پوچھا کہ اس رسی کا یہاں کیا کام؟ صحابہ نے عرض کی یہ حضرت زینبؓ کی رسی ہے۔ وہ جب رات دیر تک عبادت کرتی ہیں اور تھک کر گرنے لگتی ہیں یا اونگھتی ہیں تو اس سے سہارا لے لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسے کھول دو تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اتنی لمبی نماز پڑھے جس میں بشاشت اور توجہ قائم رہے جتنی اس میں طاقت ہو جب سستی ہونے لگے یا تھک جائے تو چاہئے کہ سو جائے۔

(مسلم۔ کتاب صلوۃ المسافرین باب فضیلة العمل الدائم)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے عرض کی یہ وہ خاتون ہے جو رات سوتی نہیں بلکہ ساری ساری رات عبادت کرتی رہتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم (نوافل عبادات میں) اتنے ہی اعمال بجالاؤ جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم خدا نہیں تھکتا۔ مگر تم تھک جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہیں جو دوام اختیار کرنے والے ہوں۔

(مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضیلة العمل الدائم)

شب بیداری

یہ شوق' یہ جذبے صرف مردوں اور عورتوں میں ہی نہ تھے بلکہ چھوٹے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین تھے۔

حضرت ابن عباسؓ جو چھوٹی عمر کے تھے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر اس لئے سوئے کہ رات اٹھ کر حضور ﷺ کے ساتھ نماز تہجد ادا کرسکیں گے۔ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات ہو گئی۔ اور تہجد کا وقت آیا تو حضور ﷺ نماز پڑھنے کے لئے اٹھے۔ تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز تہجد پڑھنے کے لئے آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ تو آپؐ نے میرے سر سے پکڑ کر مجھے اپنے دائیں طرف کر دیا۔ (ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پیار سے میرے کان ملتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا)

(بخاری کتاب الصلوۃ باب اذا قام الرجل عن یسار الامام)

یقیناً ابن عباس رات جاگتے رہے ہوں گے۔ اس انتظار میں کہ کب حضور ﷺ اٹھیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ پس یہ حیرت انگیز تبدیلی' یہ شوق' یہ جذبے صرف بڑوں میں ہی نہ تھے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی تھے۔

وہ لوگ جو بدکاریوں اور شراب نوشی میں دن رات مست / دھت رہتے تھے۔ اب دین کے متوالے بن گئے۔ وہ بتوں کے پجاری فانی فی اللہ ہو گئے۔ اور انہیں نیکیوں میں' عبادات میں' قربانیوں میں لذت ملنے لگی۔

انفاق فی سبیل اللہ کی تمنا

آنحضور ﷺ کی بعثت سے قبل عرب کے قبائل نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا تھا اور دوسروں کے مال کو شیر مادر کی طرح ہضم کرجایا کرتے تھے مگر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ اموال خدا کی راہ میں وقف کرنے والے بن گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں کہ حجتہ الوداع کے موقع پر شدید بیمار ہو گیا۔ حضور ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی آپ میری بیماری کو دیکھ رہے ہیں (نہ معلوم اب زندہ رہوں یا نہ) میں مالدار آدمی ہوں اور میرے ورثاء میں صرف ایک بیٹی ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں دو تہائی مال راہ خدا میں وقف کر دوں۔

آپؐ نے فرمایا یہ زیادہ ہے۔ میں نے عرض کی۔ کیا نصف مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ بھی زیادہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ پھر کم از کم ایک تہائی مال صدقہ کرنے کی تو اجازت مرحمت فرمائیں۔ فرمایا ٹھیک ہے مگر ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تو اپنے ورثاء کو اس حالت میں چھوڑے کہ وہ غنی ہوں اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں جہاں تک ثواب اور اجر کا تعلق ہے) تو تو جو مال بھی خدا کی رضا کی خاطر خرچ کرے گا۔ تو ضرور اس کا اجر پائے گا۔ یہاں تک کہ اگر تو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے گا تو اس میں بھی اجر پائے گا۔

(بخاری کتاب المرضی باب قول المریض انی وجع)

دیا بجھا دو

صحابہ کرام کی یہ جماعت نہ صرف اپنے اموال خدا کی راہ میں وقف کرنے والی تھی بلکہ بسا اوقات اپنے پیٹ کاٹ کر خود بھوک برداشت کر کے دوسروں کی بھوک مٹایا کرتی۔ اس تمنا اور اس امید پر کہ خدا اور اس کا رسولؐ ان سے راضی ہو گا۔

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور ﷺ کے پاس آیا آپ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو پھر چراغ جلاؤ۔ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا بچوں کو (بھوکا ہی) سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ کو بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ بھی ہنس پڑا۔"

(بخاری کتاب التفسیر)

آخرت کی محبت

آنحضور ﷺ کی پر سوز دعاؤں' نیک تربیت اور پاک صحبت نے صحابہ کے اندر ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ دنیا کی خواہشات کے بدلے ان میں آخرت کی محبت پیدا ہو گئی۔ اور زندگی کے بدلے میں جام شہادت نوش کرنے کی تمنا ان میں مچلنے لگی۔

حضرت مسیح موعود اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

"وہ حضور ﷺ کے قدم آگے بڑھانے پر اس عاشق کی طرح جو معشوق کے عشق میں سرتاپا غرق ہو میدان کارزار میں اتر گئے۔ اور ان کے خون ان کے عشق پر سچائی کی مہر لگاتے ہوئے تلواروں کے نیچے یوں بہائے گئے جس طرح جانوروں کو قربان کیا جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

تمنا بر آئی

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی عشاق میں سے تھے ان کے بھتیجے حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے اور انہوں نے بڑی حسرت کے ساتھ حضور ﷺ سے اپنی دلی تمنا کا یوں اظہار کیا

"یا رسول اللہؐ میں اس پہلی جنگ سے غیر حاضر رہا جس میں آپؐ نے مشرکین سے قتال کیا۔ اگر آئندہ خدا تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا کہ میں مشرکوں سے جنگ کر سکوں تو اللہ تعالیٰ ضرور دیکھ لے گا کہ میں کس جوش و جذبے سے لڑوں گا"

جنگ احد کے وقت آپ کی دلی تمنا پوری ہونے کا وقت آن پہنچا جب مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان معرکہ ہوا۔ اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑے گئے۔ تو آپ نے بڑے والہانہ انداز میں اپنے رب کو یوں مخاطب کیا

"اے اللہ میں ان صحابہ کے رویہ پر تیرے حضور معذرت کرتا ہوں۔ اور دشمنوں کے رویے پر بے زاری کا اظہار کرتا ہوں"

یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ ملے۔ آپ نے کہا

"اے سعد مجھے میرے رب کی قسم ہے کہ مجھے احد کے میدان سے جنت کی خوشبو آرہی ہے"

اس کے بعد وہ میدان جنگ کی طرف چلے گئے۔ بعد میں حضرت سعدؓ نے حضور ﷺ کو بتایا کہ یا رسولؐ اللہ میں بیان نہیں کر سکتا کہ انہوں نے میدان جہاد میں کس جوش اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔ آپ اس جوش سے لڑے کہ دشمنوں کی صفوں کی صفیں پلٹ دیں۔ گویا ان پر چمکتی ہوئی بجلی بن کر گرتے اور تن من دھن کی بازی لگا کر دیوانہ وار مقابلہ کرتے۔ یہاں تک کہ شوق شہادت کی تمنا پوری کرتے ہوئے اس جنت میں داخل ہو گئے جس کی خوشبو کچھ دیر قبل سونگھ رہے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی نعش مبارک ملی تو اس پر 80 سے زائد تلواروں اور نیزوں اور تیروں کے نشان تھے گویا بدن دشمن کے واروں سے چھلنی چھلنی ہو چکا تھا۔ اور دشمن نے ان کا مثلہ بھی کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ پہچانے نہیں جا رہے تھے۔ چنانچہ آپ کی بہن نے ان کی انگلی کے پورے سے انہیں شناخت کیا۔

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کا مصداق ہم انس بن نضرؓ اور آپ جیسے دوسرے صحابہ کو ٹھہراتے تھے کہ

کہ مومنوں میں سے بعض ایسے جانثار ہیں جنہوں نے اپنے وہ تمام وعدے سچے کر دکھائے جو انہوں نے خدا سے باندھے تھے پس ان میں سے بعض تو (جام شہادت نوش کرتے ہوئے) اپنی دلی مراد کو پا گئے اور بعض ابھی انتظار کر رہے ہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد)

(جاری ہے)

چین آئندہ کی سپر پاور

اس بات کو اب دنیا بھر میں محسوس کیا جانے لگا ہے کہ جلد یا بدیر گلوبل سپر پاور کے طور پر امریکہ کی جگہ چین لے لے گا۔ اور مغربی نقطہ نگاہ سے یہ بات از حد خطرناک اور ناموزوں ہو گی۔

چین کی اکانومی جس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اس کے لئے امریکہ ابھی سے پریشان ہے اور اسے سمجھ نہیں آرہی کہ اس صورت حال کا کس طرح توڑ کرے۔ چین کی امریکہ کے لئے برآمدات ہر سال بڑھ رہی ہیں اور امریکہ اور چین کی آپس کی تجارت بھی اس حد تک پھیل چکی ہے کہ امریکہ کے لئے یہ ممکن معلوم نہیں ہوتا کہ اس سلسلے کو مکمل طور پر بند کر دے کیونکہ امریکہ کے تجارتی حلقے جو اس تجارت سے مستفید ہو رہے ہیں امریکی حکومت کو اس بات کی کبھی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ اتنی بڑی تجارت کو ختم کر دیا جائے۔

اس وقت صرف ایک ہی گلوبل سپر پاور ہے جس نے کمیونزم پر ایک عظیم فتح حاصل کی۔ جس کے نتیجہ میں یہ سپر پاور یعنی امریکہ اپنی ایسی اقدار کو دنیا پر مسلط کرنا چاہتا ہے جن سے اس کے مفادات کو آگے بڑھایا جاسکے۔ لیکن یہ اس وقت تک قابل عمل ہوتا ہے جب تک اقتصادی طور پر بھی سپر پاور اپنا مقام قائم رکھے۔ لیکن اب اس میں کوئی شک نہیں کہ چین کی اکانومی امریکہ کو مات دے دے گی۔ صرف اس کے لئے وقت کا تعین ایک مشکل امر ہے۔ لیکن جلد یا بدیر یہ ہو کر رہے گا۔ اور جلد یا بدیر امریکہ کی جگہ چین لے لے گا۔

امریکہ اپنے آپ کو اس لئے بھی سپر پاور کا درجہ دیتا ہے کہ اس کے پاس ایسی ٹیکنالوجی موجود ہے جو کسی اور کے پاس نہیں۔ اور اس سلسلے میں سپیس ٹیکنالوجی کا ایک اپنا مقام ہے اور اس کے بغیر کوئی ملک سپر پاور ہونے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ چین اس معاملے میں بھی جلدی جلدی ترقی کر رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب وہ اپنا پہلا آسٹرونات (Astro Naut) خلا میں بھیج سکے گا۔ چینی سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ اکیسویں صدی کے شروع میں وہ چاند اور مریخ تک پہنچ جائیں گے بلکہ خلا میں اس سے بھی آگے۔ چین کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ روس اور امریکہ کے ساتھ ساتھ ہی خلائی سٹیشنوں اور چاند میں قائم کی گئی کالونیوں تک مسافروں کو لے جانے کی دوڑ میں برابر کا شریک ہو گا۔ اور جب چین اس کام میں کامیاب ہو گیا تو اس کی یہ کامیابی دنیا کے اس سب سے زیادہ آبادی والے ملک کو سپر پاور بننے کے اور قریب کر دے گی۔

آج سے آٹھ سال پہلے چین نے گلوبل مارکیٹ میں سیٹلائٹ لانچ سروسز کی پیشکش کر دی تھی پروفیسر زیانگ جو کہ چینی اکیڈمی برائے لانچ وہیکل ٹیکنالوجی کے وائس پریذیڈنٹ ہیں نے کہا ہے کہ چین کو انسانی خلا باز خلا میں بھیجنے میں آٹھ سال لگیں گے لیکن ایک اور چینی سائنس دان نے ایک بین الاقوامی سائنس دانوں کے اجتماع کو اس وقت حیران و پریشان کر دیا جب اس نے اس ٹائم ٹیبل کی میعاد کم کرنے کے لئے ایک اور پروگرام کا ذکر کیا۔ مسٹر ماجو کہ چینی سپیس انڈسٹری میں ایک ابھرتے ہوئے ستارے کے طور پر جانے جاتے ہیں نے کہا کہ چین سپیس ٹیکنالوجی ایک نئی دریافت کی وجہ سے شاید اس صدی کے آخر میں یا اگلی صدی کے شروع میں ہی اس کام کو کرنے کے قابل ہو سکے۔

اسی خوف اور ڈر کی وجہ سے مغربی طاقتوں نے چین کو انٹرنیشنل سپیس ٹیکنالوجی کو اپریشن میں شامل ہونے سے روک رکھا ہے۔ امریکہ روس' یورپین سپیس ایجنسی اور جاپان مل کر ایک انٹرنیشنل سٹیشن کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن ان سب نے مل کر چین کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے جبکہ چین اس کا شدید خواہش مند ہے۔

چین کا کہنا ہے کہ سرد جنگ کے خاتمے اور خلا کی سرگرمیوں میں تجارتی عنصر کی شمولیت کے نتیجہ میں چین کو ان سے باہر رکھنا سخت بے انصافی ہے۔ جبکہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کا کہنا ہے کہ جب تک چین ایک ناقابل اعتماد کمیونسٹ حکومت کے طور پر اپنے آپ کو قائم رکھتا ہے اس سے ایسی کو اپریشن نہیں قائم کی جا سکتی لیکن دراصل دل کا خوف یہی ہے کہ جتنی دیر تک چین کو سپر پاور بننے سے روکا جا سکے روکا جائے۔

(ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر غلام احمد نسیم

تصوف کے مختلف سلسلے

اسلام کی ابتداء میں تصوف کا کوئی علیحدہ طریقہ نہ تھا بلکہ شریعت کی پابندی ہی سب کے لئے لازم تھی البتہ کچھ لوگ ایسے تھے جنہوں نے خدا کی رضا کے لئے ذاتی خواہشات کی قربانی کی بلند مثالیں قائم کیں۔ آج کے صوفیاء انہیں بھی صوفیاء میں شامل کرتے ہیں۔

حضرت رابعہ بصری، اویس القرنی، ابو السعید الحسن بصری، ابراہیم بن ادہم وغیرہ نے اپنی سادگی اور خدا خوفی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ یہ لوگ بیک وقت علم و عمل کے پیکر تھے۔

تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے مشہور صوفیا میں ابو یزید بسطامی، ابوالحسن النوری، معروف کرخی، جنید بغدادی، ذوالنون مصری وغیرہ ہیں جنہوں نے تصوف کو ایک علم کی شکل دے دی اور تصوف کی اصطلاحات وغیرہ کی تدوین کا آغاز کیا۔

تصوف کے بہت سے سلسلے ہیں۔ ان میں سے بعض کو زیادہ شہرت نصیب ہوئی اور بعض کو کم۔ بعض کو ایک ملک میں اور بعض کو دوسرے ملک یا ممالک میں شہرت حاصل ہوئی۔ برصغیر پاک و ہند میں جن تصوف کے سلسلوں کو زیادہ شہرت ملی وہ چار ہیں۔ سلسلہ قادریہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ نقشبندیہ، ان چاروں سلاسل کا اور ان کے بانی، یعنی جن کی طرف یہ منسوب ہوتے ہیں کا، مختصر تعارف پیش ہے۔

سلسلہ قادریہ تصوف کے ان چاروں سلسلوں میں سے اولیت اور شہرت عام جسے حاصل ہوئی وہ سلسلہ قادریہ ہے۔ یہ سلسلہ شیخ عبدالقادر جیلانی یا گیلانی سے منسوب ہے۔ آپ کا نام عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین تھا۔ لیکن متعدد القاب مثلاً غوث اعظم، محبوب سبحانی وغیرہ سے یاد کئے جاتے ہیں۔

آپ کو سیادت نسبی دونوں طرف سے حاصل تھی۔ والد کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت حسنؓ تک پہنچتا ہے اور والدہ کی طرف سے حضرت حسینؓ تک۔ اسی لئے نام کے ساتھ سید حسنی و حسینی لکھا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت 470ھ / 1078ء بمقام "نیق" علاقہ گیلان میں ہوئی۔ گیلان جسے عرب جیلان کہتے ہیں طبرستان میں واقع ہے۔ آپ 18 سال کی عمر میں بغداد چلے آئے۔ تکمیل تعلیم یہیں ہوئی۔ سلسلہ تعلیم کی ابتداء قرآن مجید سے ہوئی۔ پھر تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ اور ادب عربی کی تحصیل اور باضابطہ تکمیل اپنے زمانہ کے کامل استادوں اور ماہرین فن سے کی۔ وسعت علم و نظر کی گواہ خود آپ کی تصانیف ہیں۔

طریق باطنی یعنی تصوف کی تعلیم شیخ حماد، قاضی ابو سعید مبارک مخزومی اور شیخ ابو یوسف ہمدانی سے حاصل کی۔ شیخ ابو سعید مبارک مخزومی کی بیعت کی اور ان سے ہی خرقہ خلافت ملا۔ آپ نے بہت ریاضتیں کیں۔ آپ کے وعظ میں بڑی تاثیر تھی۔

تصانیف شیخ عبدالقادر کثیر التصانیف تھے۔ بہت سی کتب اور رسائل لکھے۔ مشہور یہ ہیں غنیہ الطالبین، فتوح الغیب، الفتح الربانی۔

صحیفہ زندگی کی ہر سطر احکام شریعت کے مطابق و ماتحت تھی۔ وعظ بیان فرماتے تو قرآن کریم سے۔ مکتوب تحریر فرماتے تو بھی اسی سرچشمہ نور و ہدایت سے۔ تعلیمات میں سب سے زیادہ زور پابندی شریعت اور پیروی سنت پر ہوتا۔

سفر آخرت 11/ ربیع الآخر 561ھ / 14/ فروری 1166ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پائی اور بغداد کے مدرسہ باب الارج میں مزار بنا۔ ان کا مزار مسلمانوں کی بڑی زیارت گاہوں میں سے ایک ہے۔

برصغیر میں سلسلہ قادریہ سید عبدالقادر جیلانی کے [illegible] سید صفی الدین کے ذریعہ آیا۔ ملتان سے آغاز ہوا اور پھر سارے ملک میں پھیل گیا۔

خصوصیات قادری سماع بالمزامیر کے خلاف ہیں۔ ان کے حلقوں میں موسیقی کا بہت کم دخل ہے۔ درود شریف کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ذکر خفی اور جلی دونوں جائز ہیں۔ ان کے درویش بالعموم سبز پگڑی پہنتے ہیں۔

سلسلہ سہروردیہ یہ سلسلہ شیخ شہاب الدین سہروردی سے منسوب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دراصل اس طریق تصوف کی بنیاد شیخ ابوالحیب نے ڈالی لیکن شہرت شیخ شہاب الدین کے ذریعہ ملی اس لئے ان کی طرف ہی منسوب ہونے لگا۔ یوں بھی شیخ شہاب الدین، ابوالحیب کے بھتیجے تھے اور ان کے ہی مرید تھے۔

آپ کا پورا نام ابو حفص شہاب الدین عمر بن محمد البکر سہروردی ہے۔ لقب شیخ الشیوخ ہے۔ آپ کی ولادت 539ھ / 1145ء میں ہوئی۔ جائے ولادت عراق عجم کا قصبہ سہرورد ہے۔ والد کا نام محمد قریشی تھا۔ سلسلہ نسب 12 واسطوں سے صدیق اکبرؓ تک پہنچتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی فیض حاصل کیا۔ زیادہ تر قیام بغداد میں رہا۔ آپ کی وفات 93 سال کی عمر میں 632ھ / 1234ء میں بغداد میں ہوئی۔

کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد اور شاگرد برصغیر میں آکر آباد ہوئے اور سلسلہ سہروردیہ کی اس ملک میں اشاعت کا سبب بنے۔ ان کے چند مشہور شاگرد یہ ہیں۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی، شیخ حمید الدین ناگوری، شیخ نجیب الدین علی وغیرہ۔

انہوں نے متعدد کتب و رسائل لکھے لیکن شہرت دوام "عوارف المعارف" کے حصہ میں آئی۔ یہ کتاب علم الاخلاق اور عملی تصوف کو پیش کرتی ہے۔

خصوصیات و امتیازات سہروردیہ کے ہاں سانس بند کر کے "اللہ ہو" کا ورد کرنے کا بہت رواج ہے۔ وہ ذکر جلی اور ذکر خفی دونوں کے قائل ہیں۔ سماع سے بے اعتنائی برتتے ہیں اور تلاوت قرآن کریم پر خاص طور پر زور دیتے ہیں۔

سلسلہ چشتیہ سلسلہ چشتیہ عرف عام میں خواجہ معین الدین چشتی سے منسوب ہے۔ چشت خراسان کے ایک شہر کا نام ہے۔ پہلے بزرگ جن کے نام کے ساتھ چشتی نسبت ملتی ہے وہ ابو اسحٰق شامی (وفات 329ھ /940ء) ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ کے حقیقی بانی وہی ہیں۔

برصغیر میں طریقہ چشتیہ خواجہ معین الدین چشتی کے ذریعہ اشاعت پذیر ہوا۔ لہٰذا وہی اس کے بانی قرار پائے۔ چونکہ آپ چشت کے رہنے والے تھے اس لئے چشتی کہلائے اور طریق تصوف چشتی مشہور ہو گیا۔

ولادت آپ کی ولادت 536ھ / 1139ء میں سجستان میں ہوئی اس نسبت سے سنجری بھی کہلاتے ہیں۔ آپ ظاہری اور باطنی تعلیم کی تکمیل پر نیشاپور، سمرقند، بغداد اور غزنی ہوتے ہوئے لاہور وارد ہوئے۔ مزار داتا گنج بخش پر چلہ کشی کی اور دہلی سے ہوتے ہوئے 561ھ / 1156ء کو اجمیر پہنچے اور ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہو رہے۔

وفات 2 رجب 632ھ / 1235ء، 1236ء کو واصل باحق ہوئے اور اسی حجرے میں دفن ہوئے جہاں عبادت کیا کرتے تھے۔

تصانیف آپ کی تصانیف آٹھ کتب بتائی جاتی ہیں۔ مشہور "دلیل العارفین" ہے جو ملفوظات ہیں۔

سلسلہ چشتیہ برصغیر کے مقبول اور با اثر صوفیا کے سلسلوں میں سے ایک ہے۔ اس سلسلہ کی برصغیر سے پہلے کی تاریخ کو کسی معتبر معلومات کی بنیاد پر مرتب کرنا مشکل ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی بارھویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں لائے اور اجمیر میں چشتی صوفیہ کا مرکز قائم کیا جہاں سے یہ سلسلہ ہندوستان کے اطراف و اکناف میں پھیل گیا اور برصغیر کے مسلمانوں کی روحانی زندگی میں ایک سرچشمہ قوت بن گیا۔

امتیازی خصوصیات چشتیہ کے ہاں کلمہ شہادت پڑھتے وقت "الا اللہ" پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے بلکہ وہ عموماً ان الفاظ کو دہراتے وقت سر اور جسم کے بالائی حصے کو ہلاتے ہیں۔ ان میں شیعہ حضرات کثرت سے ہیں اور اس سلسلے کی امتیازی خصوصیت سماع کا رواج ہے۔ حضرات چشت پر سماع کے وقت ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کے درویش عموماً رنگ دار کپڑے پہنتے ہیں اور ان میں ہلکے بادامی رنگ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ (آب کوثر صفحہ 253)

سلسلہ نقشبندیہ تصوف کے چار مشہور سلاسل میں سے ایک سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ اس کو سلسلہ خواجگاں بھی کہتے ہیں۔ یہ سلسلہ شیخ محمد بہاؤالدین نقشبند سے منسوب ہے اور وہی اس کے بانی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا قالین بافی کا کارخانہ تھا جس میں قالینوں پر نقشبندی یعنی نقش و نگاری کا کام ہوتا تھا اس وجہ سے ان کو نقشبند کہتے تھے بعض صوفیاء کا خیال ہے کہ "خدا تعالیٰ کا نقش دلوں پر بٹھانے کی وجہ سے نقشبند" مشہور ہوئے۔ بعض نے ان کو نقشبند لقب کی تشریح "علم الٰہی کی لاثانی تصویر کھینچنے والا" کی کی ہے یا زیادہ صوفیانہ طرز میں "اپنے دل میں کمال حقیقی کا نقش رکھنے والا"

ولادت آپ کی ولادت بخارا کے قریب ایک گاؤں "قصر عارفان" (کشک ہندوان جسے بعد میں کشک عافان کہا جانے لگا) میں 717ھ / 1317ء میں ہوئی۔ آپ نے عمر کا زیادہ عرصہ سمرقند میں گزارا لیکن آخری عمر میں وطن واپس تشریف لے آئے۔ اپنے وطن میں ہی آپ کی وفات 791ھ / 1389ء کو قریباً 86 سال کی عمر میں ہوئی۔

روحانی اعتبار سے جب سلسلہ نقشبندیہ سمرقند اور بخارا میں پوری طرح نشوونما پا چکا تو نویں صدی ہجری میں حضرات خواجہ باقی باللہ (1012ھ / 1603ء) عہد اکبری میں اسے برصغیر میں لائے اور ان کے ذریعہ اس کی خوب اشاعت ہوئی۔ قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ ہائے تصوف پہلے سے یہاں آ چکے تھے۔ اگرچہ یہ سلسلہ بعد میں پہنچا اور خواجہ باقی باللہ نے ہندوستان میں اپنی زندگی کے صرف آخری چار پانچ سال گزارے، مگر اس قلیل عرصہ میں انہوں نے نقشبندیہ سلسلے کی بنیاد مستحکم طریقہ سے رکھ دی۔ کئی اور بزرگ بھی ان سے متاثر ہوئے لیکن اصل تقویت ان کے اولوالعزم مرید حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندی کی بدولت حاصل ہوئی۔ جن کی نسبت سے یہ سلسلہ تصوف، سلسلہ مجددیہ سے مشہور ہوا۔

امتیاز اور خصوصیات نقشبندیہ ذکر جلی کے خلاف ہیں صرف ذکر خفی کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بالعموم مراقبہ میں سر جھکائے، آنکھوں کو بند کئے بیٹھتے ہیں، موسیقی اور سماع کے خلاف ہیں اور احکام شریعت پر سختی سے عامل ہیں۔ ان کے ہاں مرشد اپنے مریدوں سے الگ نہیں بیٹھتا بلکہ حلقہ میں ان کے شریک ہوتا ہے اور توجہ الی الباطن سے ان کی راہنمائی کرتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپاس کے کاشتکاروں کی توجہ کے لئے

کپاس کے لئے بوران کھاد کی اہمیت

پاکستان کی زرعی معیشت میں کپاس کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس کی برآمد سے نہ صرف قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے بلکہ اس فصل سے کپڑے اور گھی کی صنعتوں کے لئے خام مال بھی مہیا ہوتا ہے۔ کپاس کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار کا حصول ہماری معیشت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔

پودوں کے غذائی عناصر

پودوں کی نشوونما کے لئے 16 غذائی عناصر لازمی ہیں ان میں کاربن' ہائیڈروجن' آکسیجن' نائٹروجن' فاسفورس' پوٹاشیم' کیلشیم' میگنیشیم' سلفر' بوران' آئرن' کاپر' زنک' مولیبڈنیم' میگنیز' اور کلورین شامل ہیں۔

پاکستان میں متواتر کاشتکاری کی وجہ سے بیشتر علاقوں میں عناصر کبیرہ کے علاوہ چند ایک عناصر صغیرہ کی بھی کمی واقع ہو چکی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمیندار صرف نائٹروجن اور فاسفورس کی کھادیں استعمال کرتے ہیں اور پودوں کی خوراک کے دیگر اجزاء مثلاً عناصر صغیرہ کی فراہمی کا بندوبست نہیں کرتے۔

بوران کی اہمیت

بوران ایک عنصر صغیرہ (Micronutrient) گو کہ پودوں کے لئے عناصر صغیرہ بہت کم مقدار میں درکار ہوتے ہیں مگر ان کی اہمیت عناصر کبیرہ (نائٹروجن' فاسفورس وغیرہ) سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے لہٰذا فصلوں کی بہتر پیداوار کے لئے بوران سمیت تمام غذائی عناصر کا وافر اور متناسب مقدار میں میسر ہونا انتہائی ضروری ہے۔ کپاس کے علاقوں میں کئے گئے غذائی عناصر کے بارے میں حالیہ تجزیاتی جائزے اور بہت سارے فیلڈ تجربات سے اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ کپاس کی فی ایکڑ کم پیداوار کی ایک اہم وجہ بوران کی کمی ہے اور بوران کھاد کے استعمال سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

بوران کھاد کے فوائد

بوران کھاد کے استعمال سے پھول اور ٹینڈے کم گرتے ہیں اور ٹینڈے کا وزن بڑھ جاتا ہے جس سے کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ زمینداروں کے کھیتوں میں تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ بوران کی کھاد پر ایک روپیہ خرچ کرنے سے 5 سے 20 روپے تک منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات

کپاس کے جن علاقوں میں بوران کی کمی ہو چکی ہے وہاں اس [illegible] کے لئے بوران کھاد فصل کی بوائی کے وقت یا بوائی کے بعد استعمال کرنے کی سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

فصل کی بوائی کے وقت

پون کلوگرام بوران کی فی ایکڑ مقدار کو نائٹروجن اور فاسفور والی کھادوں کے ہمراہ بذریعہ چھٹہ استعمال کریں۔ بوران کی مذکورہ بالا سفارش کردہ مقدار کے حصول کے لئے سات کلوگرام بوریکس (Borax) یا ساڑھے چار کلو گرام بورک ایسڈ (Boricacid) یا پونے چار کلوگرام سالوبور (Solubor) استعمال کریں۔

بوائی کے بعد

اگر بوائی کے وقت بوران کھاد استعمال نہ کر سکیں تو فصل کی بوائی کے 45' 60 اور 90 دن بعد تین مرتبہ بوران کے اعشاریہ ایک فیصد محلول کا اسپرے کریں۔ اعشاریہ ایک فیصد محلول تیار کرنے کے لئے ایک کلوگرام بوریکس یا پون کلوگرام بورک ایسڈ یا آدھا کلوگرام سالوبور کو 100 لٹر پانی میں حل کریں۔ بوران کھاد کیڑے مار دوائی میں ملائی جا سکتی ہے۔

(نوائے وقت 4۔ جون 1998ء)

☆☆☆☆

واقفین نو کی خبریں
لینگویج سنٹرز

ناصر آباد غربی ربوہ مورخہ 8۔ مئی 98ء بروز جمعۃ المبارک ناصر آباد غربی ربوہ میں عربی زبان سکھانے کے لئے لینگویج سنٹر کا افتتاح ہوا اس پروگرام میں 15 واقفین نو شامل ہوئے مکرم مظہر احمد باجوہ صاحب کے مکان میں کلاس کا انتظام ہوا ہے۔

ساہیوال شہر مورخہ 3۔ مئی بروز اتوار بیت الذکر ساہیوال شہر میں لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر نے کیا وکالت وقف نو کے نمائندے نے بھی شرکت کی اس پروگرام میں 7۔ واقفین نو بچے اور 5 والدین نے شمولیت کی۔

کراچی کراچی کے حلقہ گلشن جامی' ڈرگ روڈ' گلشن جدید اور دستگیر میں بذریعہ استاد اور بذریعہ TV.VCR زبانیں سکھانے کا پروگرام شروع ہو چکا ہے۔

گجرات شہر مورخہ 17۔ مئی 98ء بروز اتوار گجرات شہر میں عربی زبان سکھانے کے لئے لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے کیا اس پروگرام میں 15 بچے اور 19 والدین نے شمولیت کی۔

نصیرہ ضلع گجرات مورخہ 15۔ مئی 98ء بروز جمعۃ المبارک نصیرہ میں عربی زبان سکھانے کے لئے لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے فرمایا اس پروگرام میں 7 واقفین نو اور 8 والدین نے شمولیت کی۔

(مرسلہ وکالت وقف نو)

☆-☆-☆-☆

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر 31654 میں چوہدری عزیز احمد ولد چوہدری مجید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 565 گ۔ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عزیز احمد چک نمبر 565 گ۔ ب P/O خاص ضلع سیالکوٹ حال شور کوٹ کینٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری مجید احمد وصیت نمبر 18018 والد موصی گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد بلال وصیت نمبر 28626 برادر موصی۔

مسل نمبر 31655 میں شمشاد فرغانہ بیوہ رمضان احمد ظفر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت 1958ء ساکن چک نمبر 276/R-B گوکھووال P/O خاص ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ خاوند سے زمین اڑھائی کنال واقع چک نمبر 276/R-B ضلع فیصل آباد مالیتی۔/22000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی ساڑھے آٹھ ماشہ + 4 گرام مالیتی۔/3932 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/26432 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمشاد فرغانہ چک نمبر 276 R-B گوکھووال P/O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد ظفر مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسحاق نمبردار چک نمبر 276/R-B ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 31656 میں بخت بی بی بیوہ غلام حسین خان قوم قیصرانی پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-1-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 2 کنال مالیتی۔/30000 روپے۔ 2۔ غیر زرعی زمین 2 کنال واقع موضع بھکرڑ امام شاہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10000 روپے۔ 4۔ نقد رقم۔/2000 روپے۔ 5۔ بکری مالیتی۔/1000 روپے۔ اور چاندی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بخت بی بی بیوہ غلام حسین خان بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 عبد الغفار پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 حافظ عبد الجبار پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31657 میں مرزا عبد الوہاب شوکت ولد مرزا برکت علی صاحب قوم مغل پیشہ ریٹائر عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان کا 1/2 حصہ جو اہلیہ کے ساتھ مشترکہ ہے میرے حصے کی قیمت مبلغ پچھتر ہزار پونڈ اس وقت مجھے مبلغ 9700 پونڈ سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا عبد الوہاب شوکت لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

21 KNOLL ROAD LONDON
S W 182 DF

گواہ شد نمبر1 احمد منان مرزا وصیت نمبر14251 گواہ شد نمبر2 محمد سلیم اعوان لنڈن

مسل نمبر31658 میں محمود احمد ولد منظور احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل p/o بڈھ بیر ضلع پشاور حال بیلجیئم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 42000 فرانک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد بیلجیئم گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر ادریس احمد وصیت نمبر27133 گواہ شد نمبر2 خواجہ مقبول احمد بٹ وصیت نمبر21828

مسل نمبر31659
I Azharuddin Khandaker S/O Late Safauddin Khandaker - پیشہ ملازمت عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زائن گنج ڈھاکہ بنگلہ دیش حال بیلجیئم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 20 ڈسمل (7200S.F) مالیتی -/10000 U.S.D اس وقت مجھے مبلغ -/30000 فرانک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Azharuddin Khandaker بیلجیئم
گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر ادریس احمد وصیت نمبر27137 گواہ شد نمبر2 عطاء ربی وصیت نمبر29284۔

مسل نمبر 31660 میں Hamid Haroon Malik ولد مکرم Javed Yamen Yunus پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 $ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد
Hamid Haroon Malik U.S.A
گواہ شد نمبر1 Abdul Salam Malik گواہ شد نمبر2 سید اے شاہ ولد سید عبدالماجد شاہ U.S.A۔

الفضل کے پرانے پرچوں کی ضرورت

○ جن احباب یا جماعتوں کے پاس روزنامہ الفضل کے 1950ء سے پہلے کے پرچے ہوں اور وہ دفتر الفضل کو عطیہ کے طور پر دے سکتے ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ یہ پرانے شمارے الفضل کو عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔ جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس پر توجہ فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

فری کوچنگ کلاس

○ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی طرف سے فری کوچنگ کلاس کا آغاز 25۔ جون سے کیا جا رہا ہے۔ ششم تا دہم کی کلاسز 25۔ جون سے نصرت جہاں اکیڈمی میں اور کالج (انٹر) کی کلاسز یکم جولائی سے جامعہ احمدیہ کی عمارت میں ہوں گی۔ اس مقصد کے لئے رجسٹریشن دفتر مقامی میں مغرب سے عشاء کے درمیان 23۔ جون تک ہوگی۔ رجسٹریشن فارم سکول کے لئے 10 روپے کے عوض اور کالج کے لئے -/20 روپے کے عوض دفتر مقامی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ناظم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

ولادت

○ مکرم چوہدری طاہر احمد (حبیب ایکسپریس اسلام آباد) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 6۔ جون 1998ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام "مبین احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ کوڑا سیالکوٹ کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری محمد حنیف بھٹی صاحب ایڈووکیٹ حاصل پور کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک 'صالح' خادم دین' اور والدین کے لئے قرۃ العین کا باعث بناوے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالقادر قریشی صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی کو بتاریخ 98-1-17 پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام شائل احمد عطا فرمایا ہے نیز وقف نو میں بھی قبول فرما لیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب کا نواسہ اور مکرم عبدالحمید قریشی صاحب پہلا پوتا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری لطف الرحمن ناز صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک قاہرہ (مصر) ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی مورخہ 3۔ جون 1998ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پاگئے۔ ان کی عمر53 سال تھی۔ موصوف کی نماز جنازہ مربی صاحب ماڈل ٹاؤن نے پڑھائی اور ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے پوتے اور مکرم شریف احمد سنوری صاحب کے داماد تھے۔ جملہ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر نذیر خان صاحب جو کہ مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کی اہلیہ تھیں۔ لمبی بیماری کے بعد 9۔ مئی 1998ء کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ ان کی میت کو دوسرے دن ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترم اللہ بخش صاحب (ماموں زاد حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب) آج کل شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب ولد چوہدری رحمت خان صاحب آف چک نمبر ج/82 ضلع سرگودھا حال جرمنی کو فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ عزیزہ حبہ الہادی بنت مکرم چوہدری بشارت اللہ میر صاحب کوٹ اود ضلع مظفر گڑھ نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان منعقدہ 1998ء ڈیرہ غازی خان بورڈ میں کوٹ ادو میں لڑکیوں میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

اپنے دل سے ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔

4۔ مکرمہ فضیلت بی بی صاحبہ۔ (دارالعلوم شرقی ربوہ) ایک درویش صفت غریب مسکین خاتون تھیں جو دعا گو اور بہت سادہ طبیعت کی تھیں۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو امسال انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے امتحان دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں اور آئندہ کسی حکومتی پیشہ ور ادارہ یا جنرل یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہش مند ہیں۔ ان کو عام طور پر داخلہ کے وقت ڈومیسائل کی ضرورت پڑے گی امتحان کے بعد اولین فرصت میں ڈومیسائل بنوا لیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ داخلہ کے وقت بنوانا بعض اوقات مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ میڈیسن و انجینئرنگ اور دیگر اہم اداروں میں داخلہ کے وقت ڈومیسائل کا درخواست کے ساتھ جمع کروانا لازمی ہے۔

اعلان داخلہ

○ سندھ یونیورسٹی جامشورو (حیدر آباد) نے 2 سالہ ایم فل پروگرام میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ کیمسٹری۔ 2۔ فزکس۔ 3۔ باٹنی۔ 4۔ زوولوجی۔ 5۔ جیالوجی۔ 6۔ فارمیسی۔ 7۔ Freshwater بیالوجی۔ 8۔ پبلک ایڈمنسٹریشن۔ 9۔ سوشیالوجی۔ 10۔ سوشل ورک۔ 11۔ بین الاقوامی تعلقات۔ 12۔ سیلسیات۔ 13۔ سندھ ڈیویلپمنٹ سٹڈیز۔ 14۔ اکنامکس۔ 15۔ کامرس۔ 16۔ اسلامک کلچر۔ 17۔ مسلم ہسٹری۔ 18۔ صحافت۔ تعلیمی قابلیت میں متعلقہ مضمون میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ -/150 روپے کے عوض HBL جامشورو یا اولڈ کیمپس برانچ سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ جون 98ء ہے۔

انٹرویو و ٹیسٹ کے لئے 4۔ جولائی 98ء کو آنا ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 5

آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابویزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے....."

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 92)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 15: جون- 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

15جون غروب آفتاب	7-18
16جون طلوع آفتاب	4-59

عالمی خبریں

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے خلاف بڑے آپریشن کا منصوبہ بنایا ہے- اور اس مقصد کے لئے سری نگر کا ایئرپورٹ غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیا گیا ہے-

اسرائیل کے سابق وزیر اعظم شمعون پیریز نے کہا ہے کہ اسرائیل کے پاس ایٹمی صلاحیت موجود ہے-

بھارتی جریدے ٹائم آف انڈیا نے انکشاف کیا ہے کہ لیبیا کے کرنل قذافی نے بھارت سے ایٹم بم خریدنے کے لئے 74ء سے 78ء کے درمیان 8- ارب ڈالر کی پیشکش کی تھی- مگر اندرا گاندھی نے انکار کر دیا-

بھارت 98ء میں 3 مصنوعی سیارے خلا میں بھیجے گا- دو مصنوعی سیارے کمرشل بنیادوں پر بھیجنے کے لئے جنوبی کوریا اور جرمنی سے معاہدہ ہو گیا ہے- تیسرا مصنوعی سیارہ بھارتی ہو گا-

بھارتی ماہرین کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق 5 کھرب روپے اور 2 ہزار بھارتی فوجی سیاچن کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں- 10- ہزار سے زائد فوجی جسمانی طور پر ناکارہ ہو چکے ہیں- اس وقت پانچ کروڑ روپے روزانہ خرچ ہو رہے ہیں- بھارت کے کل بجٹ کا 5 فیصد سیاچن کی نذر ہو جاتا ہے-

بھارت نے کہا ہے کہ ہم بڑی طاقتوں کی تھانیداری قبول نہیں کریں گے- جی ایٹ کا اعلامیہ مسترد کرتے ہیں- عالمی برادری نے رویہ نہ بدلا تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا-

امریکہ نے کہا ہے کہ چین پاکستان کو میزائل ٹیکنالوجی فراہم نہ کرنے کی تحریری ضمانت دے-

طالبان حکومت نے ٹی وی پر سخت پابندی لگا رکھی ہے افغان عوام ٹی وی پر فٹ بال ورلڈ کپ سے لطف اندوز نہیں ہو سکیں گے-

بھارت کے صوبہ گجرات میں آنے والے حالیہ سمندری طوفان کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد کی ہلاکتوں اور تباہی کے باعث انشورنس کمپنیوں کو دس کھرب ادا کرنا پڑیں گے- بعض کمپنیوں کے دیوالیہ ہونے کا خطرہ ہے-

افغانستان میں قیام امن کے لئے ایران نے نئی کوششیں شروع کر دی ہیں- قیام امن مذاکرات کے لئے ایران کا نمائندہ مزار شریف پہنچ گیا ہے-

اٹلی کے صدر نے کہا ہے کہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا عمل تباہ کر سکتی ہے-

امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح کی کویت کی قومی اسمبلی کے سپیکر سے ملاقات کے بعد پارلیمنٹ ٹوٹنے کا خطرہ ٹل گیا ہے-

ایران تیل کی قیمتوں میں استحکام کے لئے تیل کی پیداوار میں ایک لاکھ گیلن یومیہ کمی کر رہا ہے-

اسرائیل امن معاہدہ کی سب سے بڑی مخالف انتہا پسند فلسطینی جماعت حماس یاسر عرفات کی زیر صدارت قائم ہونے والی خود مختار فلسطینی حکومت میں شمولیت اختیار کرنے پر رضامند ہو گئی ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو ایٹمی ہتھیار تیار اور نصب کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی باہمی تجارت کے فروغ سے قبل مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے-

مسلم لیگ اور **بلوچستان نیشنل پارٹی** کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں-

ایوان صدر کے اخراجات میں کروڑوں روپے کی کمی کر دی گئی ہے- پبلک ونگ کے ملازمین میں 60 فیصد کمی کی گئی ہے- صدر نے نصف تنخواہ واپس بھجوا دی-

آئی ایم ایف نے پاکستان کی امداد روک لی ہے- اب پاکستان کو پونے تین کروڑ روپے کی امداد نہیں ملے گی-

سیکرٹری خزانہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو جاپان ایٹمی دھماکوں کے باوجود 300 سے 400 ملین ڈالر کی امداد فراہم کرے گا-

جی ایٹ کے وزراء خارجہ نے پاکستان اور بھارت کے قرضے روک دیئے ہیں- انسانی ہمدردی کے تحت ملنے والی امداد جاری رہے گی-

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا اعلان ملکی یکجہتی کے لئے زہر قاتل ہے- ڈیم کے لئے بجٹ میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی- معیشت اربوں ڈالر مہنگے منصوبے کی متحمل نہیں ہو سکتی- وزیر اعظم اپنے اثاثے بینکوں کے سپرد کرنے کی بجائے خود بیچ کر قرض ادا کریں-

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ ججوں کی کرپشن کے ٹھوس ثبوت آئے تو سخت کارروائی کی جائے گی- وکلاء ماتحت عدلیہ کے ججوں پر محض الزامات عائد کرنے سے گریز کریں-

کالا باغ ڈیم اور ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف پیپلز پارٹی نے ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے- اجلاس میں بے نظیر بھٹو- جتوئی- اسفند یار ولی اور اعتزاز احسن نے بھی شرکت کی-

موٹروے کے عظیم منصوبے کے دوسرے مرحلے میں اسلام آباد پشاور سیکشن پر کام شروع ہو گیا ہے-

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ 10- جولائی کے بعد قرض چوروں کو نہیں چھوڑیں گے- نہ روپے کی قیمت گرے گی اور نہ منی بجٹ آئے گا-

پنجاب بھر میں پولیس نے درجنوں فیکٹریوں اور کارخانوں پر چھاپے مار کر 200 سے زائد مالکان اور افسر حراست میں لے لئے ہیں- ان افراد پر بجلی گیس وغیرہ کے بل ادا نہ کرنے کا الزام ہے- لاہور میں قائم فیکٹریوں کے ذمے سوا تین ارب روپے بجلی اور دو ارب روپے گیس کے بل واجب الادا ہیں پورے صوبہ میں یہ رقم دس گنا زائد بنتی ہے- نادہندگان کو ایک ایک ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے- صرف لاہور میں 70 کارخانوں پر چھاپے مارے گئے-

کنٹرول لائن پر بھارتی فوج نے گولہ باری کی- پاکستان کے جوابی حملے سے متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- پونچھ سیکٹر میں گھریلو خاتون شہید ہو گئی-

وفاقی حکومت نے ایمرجنسی اختیارات کے تحت اندرون اور بیرون ملک آنے جانے والی ڈاک اور پارسلوں کو کھول کر چیک کرنے کا حکم دے دیا ہے- حکم کا اطلاق 15- جون سے تا حکم ثانی یا 6 ماہ تک ہو گا- اس سلسلہ میں خفیہ والوں کو ہدایات دے دی گئی ہیں-

رینالہ خورد میں بس نے کار کو کچل ڈالا- ڈرائیور اور ایک ہی خاندان کے 6- افراد جاں بحق ہو گئے-

20 کلو آٹے کا تھیلا 3- روپے مہنگا کر دیا گیا ہے- لاہور میں یہ تھیلا 157 روپے کی بجائے 160 روپے میں فروخت ہوا-

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے پاکستان کے ایٹمی تجربات کے بعد اقتصادی پابندیوں کے لئے حکمرانوں کی طرف سے عوام کو قربانیاں دینے اور سادگی اختیار کرنے کے حوالے سے ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان دیوالیہ ہونے کے قریب ہے- حکمران اور اعلیٰ طبقے شہزادوں کی طرح رہ رہے ہیں- لیکن عوام کو حب الوطنی کے نام پر اپنا فریضہ ادا کرنے اور گھاس کھانے کو کہہ رہے ہیں- ان لیڈروں کو اب خود پہلے تھوڑی سی گھاس کھانی چاہئے- کیا نواز شریف اربوں روپے کے قرضے اور ٹیکس ادا کرنے کو تیار ہیں- 95-94ء میں میاں نواز شریف نے صرف 2900 روپے انکم ٹیکس ادا کیا- جبکہ اتفاق گروپ کے اثاثے 10- ارب روپے ہیں- بے نظیر بھٹو نے 97-96ء میں 34 ہزار روپے انکم ٹیکس ادا کیا جبکہ پاکستان اور بیرون ملک ان کے 29 اکاؤنٹس مل چکے ہیں اور صرف سوئٹزرلینڈ میں ان کے کم از کم ساڑھے چار ارب روپے منجمد کئے گئے ہیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کوٹھی برائے فروخت

بالکل نئی تعمیر کردہ کوٹھی واقع دارالصدر غربی نزد الفضل فلیٹس برقبہ 12 مرلہ' اپل سٹوری' 60 فٹ بڑی سڑک پر' 3 بیڈ' 3 باتھ' TV لاؤنج' ڈرائنگ ڈائننگ' 2 کچن' اسٹور گیراج مکمل ائر کولنگ پانی بجلی گیس فون-

رابطہ فون نمبر 880 ... ربوہ

ستارہ کلاتھ ہاؤس

ہر قسم لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں-

عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

تابکاری سے بچاؤ کے کیپسول

ANTI RADIATION CAPs

(بچوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید)

پہلے 10 افراد کیلئے 25 بز رعایت تعارفی قیمت -/16 روپے

رابطہ: **ایف بی ڈسٹری بیوٹرز** (ربوہ)

راجیکی روڈ ربوہ

اوقات کار: 8½ تا 12½ بجے، 5 تا 8½ بجے شام

766

1964ء سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان • آپکی خدمت میں مصروف

• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 22K اور 23K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹرز
• میاں نسیم احمد طاہر
• میاں فرید یوسف

دوکان: 212837
رہائش: 212175